بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کاندر گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۸۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۸ — سلسلۃ الجدید جلد ۲ — ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۳ فروری سنہ ۱۹۰۶ء — نمبر ۸ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

جمعۃ المبارک

سر چہ گویم باتو گر آئی بہ دار قادیاں بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عـــ۲ـــہ

معاونین درجہ اول جنکو دو دو پیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صـــہ

معاونین درجہ دوم جن کو عـــا پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعـــہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳ روپیہ

عام قیمت بعد مے ... فی پرچہ ۲ ... جو صاحب ... اجرا ... ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے ان سے بحساب ... لیجاوے گی نمونہ کا پرچہ کیواسطے ... آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ مینجر ۔ لوکل محا ۔ افریقہ مصر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

انبیا کے از خبر ... معاد
ہرچہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

نیکدمی ... از ... عالیجناب
نزد ما کو دست مغفرت و ثواب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوئم ۔ یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کرے گا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا ۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ احباب کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدرِ مسیح

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی

۱۱۔ فروری ۔ الہام ہوا ۔ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچہ حکم جاری کیا گیا تہا ۔ اب ان کی دلجوئی ہوگی ۔

۱۶ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ربّ اشفِ زوجتی هذه واجعل لها برکات فی السماء وبرکات فی الارض ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتانی ۔ بریّت ۔ واذ کففت عن بنی اسرائیل ۔ یہ خیال گذرتا ہے ۔ واللہ اعلم کہ کوئی شخص زنانہ طور پر کار کرے ۔ یعنی مرد میدان بنکر کارروائی نہ کرے ۔ بلکہ چہپ کر عورتون کیطرح کوئی نقصان پہونچانا چاہے ۔ جس کا نتیجہ آخر بریت ہو مگر یہ صرف اجتہادی رائے ہے ۔ اللہ تعالے بہتر جانتا ہے ۔ اس کے کیا معنے ہین ۔ ایک مردون کی چال ہوتی ہو اور ایک زنانہ چال ہوتی ہے جو گمنام ہو کر کوئی بدی کرتا ہے ۔ یا عورت کیطرح چہپکر کوئی حملہ کرتا ہے اور آخری فقرہ کے یہ معنے ہین کہ فرعون کے شر سے ہمنے بنی اسرائیل کو بچا لیا ۔

۱۹ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ دیکہا کہ منظور محمد صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہے اور دریافت کرتے ہین کہ اس لڑکے کا کیا نام رکہا جائے ۔ تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور یہ معلوم ہوا

"بشیر الدولہ"

فرمایا ۔ کئی آدمیون کے واسطے دعا کی جاتی ہے معلوم نہین کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کیطرف اشارہ ہے ۔ ممکن ہے کہ بشیر الدولہ کے لفظ سے یہ مراد ہو کہ ایسا لڑکا میان منظور محمد کے پیدا ہوگا جس کا پیدا ہونا موجب خوشحالی اور دولتمندی ہوجائے ۔ اور یہ بہی قرین قیاس ہے کہ وہ لڑکا خود اقبالمند اور صاحب دولت ہو ۔ لیکن ہم نہین کہہ سکتے کہ کب اور کس وقت یہ لڑکا پیدا ہوگا ۔ خدا نے کوئی وقت ظاہر نہین فرمایا ۔ ممکن ہے کہ جلد ہو یا خدا ان مین کئی برس کی تاخیر ڈالدے

ڈایری

القول الطیب

۱۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ ظالم نہین اور نہ انسان کی طرح چڑچڑا ہے ۔ جب کسی کو عذاب ملتا ہے تو وہ دراصل اس انسان کے اپنے ہی اعمال کی ایک حالت ہوتی ہے ۔

ایک شخص نے عرض کی میرے باپ کی دوکان خراب حالت مین ہوگئی ہے ۔ اگر وہ درست ہو جاوے تو مین مرزا صاحب کو مان لونگا ۔ فرمایا ۔ خدا تعالیٰ کو ان باتون کے ساتھ آزمانا نہین چاہیئے ۔ مین تعجب کرتا ہون ان لوگون کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہین ۔ خدا کو کسی کی کیا پرواہ ہے ۔ کیا یہ لوگ خدا پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکھتے ہین جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے ۔ وہ خود گناہون سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنیوالا ہے ورنہ خدا کو اس کی کیا حاجت ہے ۔ خدا فرماتا ہے ۔ کہ اگر تم سب کے سب مرتد ہو جاؤ ۔ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کریگا ۔ جو اس سے پیار کریگی جو شخص گناہ کرتا اور کافر بنتا ہے وہ خدا کا کچہ نقصان نہین کرتا اور جو ایمان لاتا ہے ۔ وہ خدا تعالیٰ کا کچہ بڑہا نہین دیتا ۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فایدہ یا نقصان کرتا ہے ۔

جو لوگ خدا پر احسان رکھ کر اور شرطین لگا کر ایمان لانا چاہتے ہین ان کی وہ حالت ہے ۔ کہ ایک شخص جو سخت پیاس مین مبتلا ہے ۔ پانی کے چشمہ پر جاتا ہے تاکہ وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے ۔ کہ اے چشمہ مین تیرا پانی تب پیونگا جب کہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے ۔ بتاؤ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملیگا ۔ یہی کہ جا پیاس سے مر ۔ مجھے تیری حاجت نہین ۔ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے

۱۹ فروری ۱۹۰۶ء ۔ ایک دوست جو باہر سے تشریف لائے تہے ۔ اس جگہ کی جماعت احمدیہ کے ایک شخص کی کسی عملی کمزوری کی شکایت کی ۔ فرمایا ۔ جیسے جیسے جماعت بڑہتی جاتی ہے اس قسم کے مشکلات بہی پیدا ہوتے جاتے ہین ۔ کیونکہ ہر قسم کے لوگ داخل ہوجاتے ہین ۔ خدا تعالیٰ چاہے تو رفتہ رفتہ ان کی کمزوریان بہی دور ہوجاتی ہین ۔

۲۰ ۔ فروری ۱۹۰۶ء ۔ امریکہ مین دو جگہ سخت زلزلہ کا ذکر تہا ۔

فرمایا ۔ بحالت مجموعی تاریخ مین دیکہا جائے ۔ تو ایسا سلسلہ زلازل جو تمام دنیا پر محیط ہوگیا ہو ۔ کبہی نظر نہین آتا ۔ اس مین ایک تنبیہ ہے ۔ جس سے سمجہنے والے فایدہ حاصل کرسکتے ہین ۔ کسوف خسوف بہی پہلے اس طرف ہوا تہا ۔ پہر دوسرے سال امریکہ مین ہوا تہا

حضرت باوا نانک کا ذکر تہا ۔ فرمایا ۔ چولہ اور مسلمانون کی مصاحبت اور دیگر تمام امور صاف بتلاتے ہین ۔ کہ باوا نانک مسلمان تہے ۔ لیکن ان کا اس طرح سے ظاہر نہ ہونا بہی ایک بڑی مصلحت اپنے اندر رکہتا ہے ۔ کیونکہ وہ اس طرح کھلے طور پر تمام تعلقات چہوڑ کر مسلمانون مین شامل ہوتے تو اکیلے ہوتے ۔ برخلاف اس کے اب ایک بڑی جماعت کئی لاکہ آدمیون کی سانہنے گروہ مسلمان ہین ۔

اخبار قادیان

۱ ۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

۲ ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب بخیریت ہین ۔ درس قرآن شریف حسب معمول ہوتا ہے ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب ایک ضروری کام خانگی کے سبب وطن تشریف لے گئے ہین

۳ ۔ اس ہفتہ مین بابو برکت علی صاحب بمعہ برادران لاہور سے بابو محمد الٰہی بابو خیر الدین شاہ صاحب فخر الاسلام کوہاٹ سے بعض دوست دیپ گراں سے اور دیگر مختلف مقامات سے تشریف لائے ۔

۴ ۔ اس ہفتہ مین بارش خوب ہوئی ۔ موسم مین خنکی ہے ۔ ہوا تیز چلتی ہے ۔

۵ ۔ سید امیر علی شاہ صاحب اسی جگہ مقیم ہین ۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر شب آپ کو زیارت ہوتی ہے اور دیگر بزرگ انبیاء کی اور اولیاء اللہ کی تصدیق دربارہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کے وہ ہر شب دیکہتے ہین ۔ فقط ۔ عرب صاحب کی کتاب لغات القرآن ۲۰۰ صفحہ تک چہپ گیا ہے

احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے

تقریر حضرت مسیح موعود ۔ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۹۰۶ء

سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار بدر مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء

اِن امُور کے علاوہ جو اُوپر بیان کئے گئے اور بھی علمی اعتقادی غلطیاں مسلمانوں کے درمیان پھیل رہی ہیں جن کا ادا کرنا ہمارا کام ہے۔ مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ عیسیٰ اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہیں اور باقی سب نعوذ باللہ پاک نہیں ہیں۔ یہ ایک صریح غلطی ہے۔ بلکہ کفر ہے۔ اور اس میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت ہے۔ ان لوگوں میں ذرہ بھی غیرت نہیں۔ جو اس قسم کے مسائل گھڑ لیتے ہیں اور اسلام کو بے عزت کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ اسلام سے بہت دور ہیں۔ اصل میں یہ مسئلہ اس طرح سے ہے۔ کہ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پیدائش دو قسم کی ہوتی ہے ایک مس روح القدس سے اور ایک مس شیطان سے۔ تمام نیک اور راست باز لوگوں کی اولاد مس روح القدس سے ہوتی ہے اور جو اولاد بدی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ وہ مس شیطان سے ہوتی ہے۔ تمام انبیاء مس روح القدس سے پیدا ہوئے تھے۔ مگر چوں کہ حضرت عیسیٰ کے متعلق یہودیوں نے یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ وہ نعوذ باللہ ولد الزنا ہیں اور مریم کا ایک اور سپاہی پنڈلا نام کے ساتھ تعلق ناجائز کا ذریعہ ہیں۔ اور مس شیطان کا نتیجہ ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذمہ سے یہ الزام دور کرنے کے واسطے ان کے متعلق یہ شہادت دی تھی۔ کہ ان کی پیدائش بھی مس روح القدس سے تھی چوں کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کے متعلق کوئی اس قسم کا اعتراض نہ تھا۔ اس واسطے ان کے متعلق ایسی بات بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین عبداللہ اور آمنہ کو تو پہلے ہی سے ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اور ان کے متعلق ایسا خیال و گمان بھی کبھی کسی کو نہ ہوا تھا۔ ایک شخص جو مقدمہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے واسطے صفائی کی شہادت کی ضرورت پڑتی ہے۔ لیکن جو شخص مقدمہ میں گرفتار ہی نہیں ہوا۔ اس کے واسطے صفائی شہادت کی کچھ ضرورت ہی نہیں۔

ایسا ہی ایک اور غلطی جو مسلمانوں کے درمیان پڑ گئی ہوئی ہے وہ معراج کے متعلق ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تھا۔ مگر اس میں جو بعض لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ صرف ایک معمولی خواب تھا سو یہ عقیدہ غلط ہے۔ اور جن لوگوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج میں آں حضرت اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے۔ بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ ایک وجود تھا۔ مگر نورانی اور ایک بیداری تھی۔ مگر کشفی اور نورانی جس کو اس دنیا کے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ مگر وہی جن پر وہ کیفیت طاری ہوئی ہو۔ ورنہ ظاہری جسم اور ظاہری بیداری کے ساتھ آسمان پر جانے کے واسطے تو خود یہودیوں نے معجزہ طلب کیا تھا۔ جس کے جواب میں قرآن شریف میں کہا گیا تھا۔ قل سبحان ربی ہل کنت الا بشراً رسولا۔ کہدے میرا رب پاک ہے میں تو ایک انسان رسول ہوں انسان اس طرح اُڑ کر کبھی آسمان پر نہیں جاتے۔ یہی سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔

ایک اور غلطی اکثر مسلمانوں کے درمیان ہے۔ کہ وہ حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط بات ہے قرآن شریف ایک یقینی مرتبہ رکھتا ہے اور حدیث کا مرتبہ ظنی ہے۔ حدیث قاضی نہیں بلکہ قرآن اس پر قاضی ہے۔ ہاں حدیث قرآن شریف کی تشریح ہے۔ اس کو اپنے مرتبہ پر رکھنا چاہیئے۔ حدیث کو اس حد تک ماننا ضروری ہے۔ کہ قرآن شریف کے مخالف نہ پڑے۔ اور اس کے مطابق ہو۔ لیکن اگر اس کے مخالف پڑے۔ تو وہ حدیث نہیں بلکہ مردود قول ہے لیکن قرآن شریف کے سمجھنے کے واسطے حدیث ضروری ہے قرآن شریف میں جو احکام الٰہی نازل ہوئے۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو عملی رنگ میں کر کے اور کرا کے دکھا دیا اور ایک نمونہ قائم کر دیا۔ اگر یہ نمونہ نہ ہوتا۔ تو اسلام سمجھ میں نہ آسکتا۔ لیکن اصل قرآن ہے۔ بعض اہل کشف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست ایسی احادیث سنتے ہیں جو دوسروں کو معلوم نہیں ہوتیں۔ یا موجودہ احادیث کی تصدیق کر لیتے ہیں۔

غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں۔ جو کہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہے۔ اور جو اسلامی رنگ سے بالکل مخالف ہیں۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ اب ان لوگوں کو مسلمان نہیں جانتا۔ جب تک کہ وہ غلط عقائد کو چھوڑ کر راہ راست پر نہ آجاویں۔ اور اس مطلب کے واسطے خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے۔ کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا پر قائم کروں۔

یہ فرق ہے۔ ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان۔ ان کی حالت وہ نہیں رہی۔ جو اسلامی حالت تھی۔ یہ مثل ایک خراب اور نکمے باغ کے ہو گئے۔ ان کے دل ناپاک ہیں۔ اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ایک نئی قوم پیدا کرے جو صدق اور راستی کو اختیار کر کے سچے اسلام کا نمونہ ہو فقط

یادگار کریم

یہ وہ نظم ہے۔ ۲ بند میں جو مخدومی ثاقب صاحب نے اس دن پڑھی تھی۔ جس دن حضرت مولوی عبدالکریم مرحوم کے صندوق جنازہ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کے واسطے حضرت مسیح موعود ع بمعہ خدام میدان مقبرہ میں موجود تھے۔ سفید عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپ کر طیار ہو گئی ہے جب میرے پاس کل پہنچی تو اس کو پڑھتے ہوئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے حالات زندگی اور وفات کا ایک نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ گیا۔ یہ نظم میرے پاس ریویو کے واسطے آئی ہے مگر وہ میرے ریویو کی محتاج نہیں جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرما دیا۔ کہ میرا بھی کچھ لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر اب ضرورت نہیں رہی۔ محمد نواب خان صاحب نے میرے منشا کو پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ نظم بصورت کتاب نہ چھپ چکی ہوتی! اور چھپوانے والے صاحبان کا اس پر خرچ نہ ہو چکا ہوتا جو کہ صرف فروخت کتاب سے نکل سکتا ہے تو میں ساری نظم کو اول سے آخر تک درج اخبار کر دیتا اس وقت چند اشعار بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

آہ اے عبدالکریم اے جانِ قوم
وے نشانِ احمدیت شانِ قوم
قوم دل سے تھی تری جاں پر نثار
اور جان و دل سے تو قربانِ قوم
لوٹ بیٹھے تو ملاتا تھا ہمیں
رُوٹھ بیٹھے تو مناتا تھا ہمیں
توڑتا تھا دشمنوں کے دانت تو
ہنستے تھے جب دین کے احکام پر
آہ پیارے دوست اے عبدالکریم
ہم ہوں قربان تیرے پیارے نام پر
خلد میں جانا مبارک ہو تجھے
ہو رہا ہے خلد میں ویلکم ترا
شوق مہمانے جنت میں گیا
چھوڑ کر تو ہم کو پیارے میزبان
عیسٰے احمد کے در پر مر مٹا
اک دم معجز نما کے واسطے

لحن داؤدی ترے قرآن کا ٭ دلگا وال تخت سلیمانی تجھے
آکے پکڑا تو نے جب پیارے امام ٭ مل گیا تجھ کو امامت کا مقام
کر دیا تو نے مسلمان سیالکوٹ ٭ تیرا کب ہوئے گا احسان سیالکوٹ
تجھکو رخصت کر کے کرتے ہیں دعا ٭ تو خدا سے خوش رہا اور تجھ سے خدا

ابتدا میں ثاقب صاحب نے اپنی گذشتہ اور موجودہ شاعری پر مفید مضمون لکھا ہے قیمت صرف ۲؍۔ مالیر کوٹلہ میں محمد اسماعیل و عبداللہ احمدی تاجران کتب سے اور قادیان میں سید عبدالحی عرب سے مل سکتی ہے۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

مذہبِ عیسوی کا فرقۂ مارمن

اس زمانہ کے عیسوی فرقون مین سے ایک فرقہ مارمن ہے جس کے بعض حالات سننے کے قابل ہین اور چونکہ مذکورہ بالا سرخی یعنی تحقیق الادیان کے دائرہ کے اندر یہ بات داخل ہے کہ دنیا کے مختلف ادیان اور مذاہب سے بھی وقتاً فوقتاً ناظرین کو آگاہ کیا جائے۔ اس واسطے آج مین اس فرقہ کے حالات کسیقدر تفصیل کے ساتھہ درج اخبار کرتا ہون۔

مارمن عیسائیون کا پرانا فرقہ نہین ہے بلکہ انیسوین صدی[19] عیسوی مین ہی اس کی ابتدا ہوئی تہی۔ اس فرقہ کا بانی ایک شخص جوزف سمتھ نام تہا۔ جوزف انگریزی مین لفظ یوسف کا بگاڑ ہے۔ اور سمتھ کے لغوی معنے لوہار کے ہین۔ اس جگہ سمتھ کا لفظ یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ جوزف کا خاندانی نام سمتھ تھا۔ اور پیدائش پر اس کا نام جوزف رکہا گیا تہا چونکہ اس فرقہ کی کتب مین اس بانی کا نام زیادہ تر جوزف ہی لکہا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم بھی اس کا نام اختصار کے واسطے صرف جوزف ہی آیندہ لکہین گے سب سے پہلے ہم مختصراً جوزف کے سوانح لکہتے ہین۔

جوزف ۔ ۲۳۔ دسمبر ۱۸۰۵ء کو بمقام شرن ضلع ونڈسر واقعہ ریاست ورمانٹ ملک امریکہ شمالی پیدا ہوا تہا۔ وہ ایک غریب کسان کے گہر مین پیدا ہوا۔ جو بہ سبب افلاس کے اپنی اولاد کو چنداں تعلیم نہ دے سکتا تہا۔ اس واسطے جوزف کے واسطے حصول تعلیم کے راہ کچھ کشادہ نہ تھے۔ اور وہ اپنے آبائی پیشہ مین معروف رہتا لیکن اس زمانہ مین عیسائیون کے درمیان مختلف فرقون کا باہم بہت تنازعہ ہو رہا تہا۔ اور سخت لڑائی جہگڑے باہم ہمیشہ واقع ہوتے رہتے تھے چونکہ مذہب عیسوی بنا کسی خاص شریعت پر نہین۔ توریت کی شریعت کو خود یسوع کے کفارہ نے ترک کر دیا اور یسوع خود کوئی شریعت لیکر نہ آیا تہا۔ صرف چند اخلاقی باتین تہین وہ بہی دفع الوقتی کے نسخے تھے اور انسان کی فطرت طبعاً ایک قانون اور قاعدہ چاہتی ہے۔ اور وہ قانون خدا کی کتاب مین نہ ملا۔ تو لوگ خود گہڑنے لگے اور من گہڑت کو مقدس اور متبرک کہنے لگے تو خواہ مخواہ اختلاف ہوا۔ اس واسطے ہمیشہ جو کثرت فرقون کی عیسائیون کے درمیان عیسائیت کے روز اول سے لے کر آج تک ہوتی رہی ہے۔ وہ کسی اور فرقہ مین نہین ہوئی۔ سب سے اول خود یعقوب برادر یسوع اور پولوس رسول کے درمیان اس قدر اختلاف تہا کہ ہر دو کے گرجے جدا جدا تھے۔ پولوس کہتا تہا۔ کہ یعقوب مین عیسائیت نے دخل نہین دیا وہ یہودی کا یہودی ہے۔ پرانے عقائد اور رسومات کی پیروی کرتا ہے۔ ہیکل مین جاتا ہے یعقوب کہتا تہا کہ یسوع کوئی نیا مذہب ہمارے واسطے نہین لایا وہی شریعت جو موسیٰ لایا تہا اور اسی پر پختہ کرنا اور غلطیون کو دور کرنا یسوع کا کام تہا وہ موسیٰ کی شریعت کا ایک خادم نبی تھا۔ ہماری رائے مین یعقوب کا مذہب سچا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ وہ دیر تک چل نہ سکا اور چونکہ پولوسی عقائد مین اباحت اور آزادی اور دنیوی آرام اور عیش کا حصہ بہت تھا اس واسطے بالآخر پولوسی عقیدہ دنیا پرستون کے طبعون پر غالب آیا اور آج کل جو عیسوی عقیدہ دنیا مین رائج ہے اس کو اگر پولوسی مذہب کہا جاوے۔ تو بہت موزون ہوگا خیر۔ اس جگہ ہم عیسوی مذہب کی تاریخ لکہنے نہین بیٹھے۔ مطلب صرف اتنا ہے کہ عیسوی مذہب مین فرقے بہت بنتے رہے ہین اور اب بھی بنتے رہتے ہین جس کا اصل باعث یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی صحیح جامع شریعت نہین ہے۔

لیکن اصل بات کی طرف رجوع کرنے سے پہلے مین اتنا کہنا مناسب سمجہتا ہون کہ مین نے یسوع کی چند اخلاقی باتون کو دفع الوقتی کے نسخے کیون کہا۔ اس کا باعث یہ ہے۔ کہ یسوع کے وقت مین قوم یہود نہایت سخت دل تھی۔ یسوع کو جو ساتھی ملے تھے۔ وہ نہایت کمزور بودے اور کچے تھے۔ اور ایک تو ایسا نمک حرام تھا۔ کہ مبلغ ۳۰ کی لالچ پر اپنے مرشد کو بیچ دیا۔ یہ ایسا واقعہ ہے کہ جس کے بیان کرتے بھی شرم آتی ہے۔ ایسے وقت مین یسوع نے اپنے مریدون کو چند ایک اخلاقی باتین جو اس وقت مصیبت غربت اور تنگی کے مناسب حال سکہلائین۔ مثلاً یہ کہ کوئی ایک گال پر طمانچہ مارے تو دوسری بھی پھیر دو۔ کوئی کرتہ مانگے تو چادر بھی دیدو وغیرہ۔ یہ سب باتین دفع الوقتی کے لئے تھین۔ ورنہ یسوع کوئی شریعت یا عام قانون نہ سکہلاتا تہا۔ اور نہ وہ کوئی قانون سکہلانے کے واسطے دنیا مین آیا تھا۔ اور نہ ایسا قانون عام ہو سکتا ہے اور نہ اس پر کوئی عمل کر سکتا ہے۔ اگر کوئی کر سکتا تو روس کوریا کے ساتھہ سائبیریا بھی ایک حصہ لڑائی کے بغیر جاپانیون کو دیدیتا اور ہماری سرکار برطانیہ ٹرنسوال کے ساتھہ کیپ کالونی بھی بوئرون کو دیدیتی۔ مگر دانا لوگ جانتے ہین۔ کہ یہ قواعد عام انسانی فطرت کے برخلاف ہین۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی خاص سخت کمزوری کے وقت مین دفع الوقتی کے طور پر ان کا استعمال کیا گیا ہو۔

الغرض امریکہ مین مختلف مذاہب کا ایک بڑا شور برپا تہا۔ جس وقت کہ جوزف نے کچھ ہوش سنبھالی اور اس کے گہر کا کوئی آدمی کسی فرقہ مین شامل ہوتا تہا۔ اور کوئی کسی مین لیکن جوزف ہمیشہ شش و پنج مین رہا۔ اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ کہ کس فرقہ مین داخل ہو۔ ہر ایک فرقہ کی کچھ کچھ خبر رکھتا۔ کبھی کسی کے گرجہ مین جاتا اور کبھی کسی کے گرجہ مین۔ فرقہ میتھاڈسٹ کی طرف نسبتاً اس کا میلان زیادہ تہا لیکن کچھ فیصلہ نہ کر سکتا تہا کہ مین کس مین داخل ہو جاؤن۔

اس وقت جوزف کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اس کا باپ ان کہ ین مذہب کے متعلق اسی فکر مین تہا۔ کہ کون سا مذہب سچا ہے۔ کہ ایک دن انجیل مین سے یعقوب کا خط پڑھتے ہوئے یہ آیت میری نگاہ سے گذری کہ ”پہر اگر کوئی تم مین سے حکمت مین قاصر ہو وے تو خدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتہہ دیتا ہے اور ملامت نہیں دیتا ہے کہ اس کو عنایت ہوگی“ اس آیت کو پڑھکر میری زندگی کا ایک نیا پہلو شروع ہوا اور میز علیحدگی مین گیا۔ اور ایک بالکل خلوت کی جگہ تلاش کر کے اپنے ارد گرد دیکہہ کر کہ مجہے کوئی نہین دیکہتا۔ مین دعا مین مصروف ہوا کہ خدا سے دریافت کرون کہ ان فرقہائے مذہب عیسوی مین سے کون سا فرقہ راہ راست پر ہے۔ مین نے قبل ازین کبھی دعا نہ مانگی تھی۔ مین اسی دعا مین مصروف تہا۔ کہ مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کہ فوراً مجہے کسی طاقت نے زور کے ساتہہ گرفت کر لیا اور میری زبان بالکل بند ہوگئی۔ میرے ارد گرد تمام بالکل تاریکی چہاگئی اور ایسا معلوم ہوا کہ مین فوراً تباہ ہو جاؤن گا۔ تب مین نے خدا سے التجا کی۔ کہ اس دشمن سے مجہے رہائی ملے۔ اس وقت ایک روشنی میرے سر کے اوپر نمودار ہوئی اور مجہہ پر پڑی اور وہ دشمن چلا گیا اور مین نے دیکہا کہ میرے سامنے دو شخص کہڑے ہین۔ اور وہ بیرد ہوا مین معلق ہین۔ ان مین سے ایک نے میرا نام لے کر اور دوسرے کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے اس کی سنو جب مجہے اسی حالت مین بولنے کی طاقت محسوس ہوئی تو مین نے ان اشخاص سے دریافت کیا کہ کون سا فرقہ سچا ہے اور کس مین مین شامل ہو جاؤن۔ تب انہون نے مجہے جواب دیا۔ کہ ”تو کسی فرقہ (عیسویت) مین داخل نہ ہو کیونکہ وے سب کے سب جہوٹے ہین۔ اس کے بعد جب مجہے ہوش آئی تو مین نے دیکہا کہ مین پشت کے بل لیٹا ہوا ہون اور میرا مونہہ اوپر کی طرف ہے۔

یہ ایک حالت مکاشفہ ہے۔ جو جوزف کو حاصل ہوئی اور اس کے باقی سارے سوانح مین کوئی ایسی حالت ہمکو نظر نہین آتی اس مکاشفہ مین دو باتین بالخصوص قابل غور ہین اول یہ کہ جوزف کو فقط اتنے پر کہ وہ عیسائیت کے تمام فرقون سے بیزار ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف دعا کرنے کے واسطے جہکا۔ اور اس دعا مین اس نے کسی شرک کا بہی استعمال نہین کیا۔ کیونکہ اس نے ایک موحد کی طرح خدا تعالیٰ سے دعا مانگی اور مشرک عیسائیون کی طرح یسوع کو خدا نہین مانا۔ اس توجہ الی اللہ کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس کے حق مین وہ الفاظ بولے گئے جو خود حضرت عیسے کے حق مین بولے گئے تھے۔ کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے۔ عیسائی لوگون نے ان الفاظ کے معانی کے سمجہنے مین بہت غلطی کہائی ہے خود توریت انجیل کا عام محاورہ ہے۔ کہ جو شخص خدا کی طرف جہکتا ہے وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔ یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اور بیٹے سے مراد فقط پیار سے کہ ہین کیونکہ تمام کتب سماوی سے ثابت ہے کہ جب انسان توبہ و استغفار کے ساتہہ اللہ تعالیٰ کی طرف جہکتا ہے تو خدا اس سے پیار کرتا ہے۔ دوسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ جوزف کے سامنے صرف عیسائی مذہب موجود تہا۔ امریکہ

میں اور کوئی دوسرا مذہب تھا۔ عیسائیت کے سوا دیگر مذاہب کے حالات مفصل لکھے گئے بلکہ ممکن ہے کہ اس نے کسی اور مذہب کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو۔ اس واسطے اس کی دعا یہی تھی کہ عیسائیت کے جس قدر فرقے اس وقت دنیا میں ہیں۔ ان میں سے کون سا سچا ہے اس کا جواب جو اسے ملا وہ بالکل صحیح تھا۔ کہ **اس وقت عیسائیوں کا کوئی فرقہ بھی راستی پر نہیں وہ سب جھوٹے ہیں۔** یہ بالکل سچا کلام ہے کیونکہ اس وقت تو تمام مذہب عیسوی جھوٹا ہے۔ آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے پہلے ہی سے عیسائیت میں اس قدر ناپاکی پھیل چکی تھی کہ اصل مذہب عیسوی کا نام و نشان باقی نہ رہا تھا۔ چہ جائیکہ کوئی فرقہ اس وقت سچا ہوتا۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

بدر منور

مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۰۶ء

سورۃ فتح

(سلسلہ کے واسطے دیکھو اخبار ۹ فروری ۱۹۰۶ء)

وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝

اور عذاب دے اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں کو۔ اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو۔ جنہوں نے گمان کیا اللہ پر برا گمان۔ ان پر گردش ہے بدی کی اور غضب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان پر اور ان کو دور بدر کیا ہے اور طیار کیا ہے ان کے واسطے دوزخ اور وہ بری جگہ ہے رہنے کی۔ اس جگہ نفاق کا اشارہ ان لوگوں کی طرف ہے جو صلح حدیبیہ کے وقت حضور علیہ السلام کے ہمراہ نہیں گئے تھے اور انہوں نے خیال کیا تھا۔ کہ اب اس مہم سے مسلمان واپس نہ آئیں گے۔ اور اسی جگہ ہلاک ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بھی پہلے سے پیش گوئی کی۔ کہ اس وقت ایک گروہ ایسا بھی ہوگا۔ جو خدا پر بھروسہ رکھنے والا نہ ہوگا۔ اور یہ خیال کرے گا۔ کہ اب تو مسلمان ہلاک ہی ہو جائیں گے۔ ان کا اور مشرکوں کا جو ہلاک ہونے والے اور دربدر ہونے والے تھے ایک ہی سا انجام تھا۔

علاوہ اس عذاب کے جو ان منافقین اور مشرکین کے واسطے مابعد الموت ہوگا خود اس دنیا میں بھی ان کے واسطے ہلاکت اور تباہی اور دربدر خواری کا ایک عظیم الشان نمونہ نمودار ہوا۔ اول تو خود فتح مکہ کے پہلے تمام بڑے بڑے سرغنہ کفر کے ہلاک ہو گئے۔ اور ان کی اولاد کچھ مسلمان ہو گئی۔ کچھ ذلیل اور تباہ ہو گئی۔ دوم کچھ لوگ فتح مکہ پر وہاں سے بھاگ کر ملک افریقہ میں چلے گئے۔ اور چونکہ اسلامی نفوذ ہر طرف ترقی کرتا گیا۔ اور افریقہ کے شہروں اور بستیوں میں بھی جا پہنچا۔ تو وہ تاریکی کے دوست اور اللہ کے دشمن وہاں سے بھی بھاگ کر جنگلوں اور بیابانوں میں جا گزین ہوئے۔ جہاں تہذیب سے دور رہ کر رفتہ رفتہ بالکل تباہ ہو گئے۔ اور یورپ کی مہذب قومیں ان کو غلام بنا کر امریکہ اور دیگر مختلف بلاد میں مزدوری کے واسطے لے گئیں۔ اور جس بے رحمی کا سلوک ان کے ساتھ ہوا۔ وہ غضب الٰہی کا ایک عبرتناک نظارہ ہے۔ کہتے ہیں کہ مشکیں باندھ کر اور پاؤں میں زنجیر ڈال کر جب ان لوگوں کو جہاز پر سوار کر کے امریکہ کی کانیں کھودنے کے لئے لے جاتے۔ تو جہاز پر کھانے کی اس قدر تنگی کی جاتی۔ کہ کئی کئی روز تک ان لوگوں کو بھوکا رکھا جاتا۔ اور جب یہ بے حس و حرکت ہو کر مردہ سے ہو کر پڑ رہتے۔ اور بڑی بڑی چابکوں سے ان کو مارا جاتا تا کہ وہ اچھلیں اور کودیں اور ان کے خون کا دورہ اور جوش قائم رہے۔ اس قسم کے بہت سے واقعات عیسائیوں کے طریقہ غلامی کی تاریخ کو سیاہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہ سب عذاب ان لوگوں پر اس وجہ سے پڑا۔ کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالنا نہ چاہا۔ اور اس سے بھاگ نکلے مگر خدا کے آگے سے بھاگ کر کوئی کہاں جا سکتا ہے

وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں لشکر آسمانوں کے اور زمین کے۔ اور ہے اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا۔ دنیا کے بادشاہوں اور سلطنتوں کو یہ گھمنڈ ہوتا ہے کہ وہ بڑے لشکر والے ہیں۔ یا قواعد دان فوج رکھتے ہیں۔ لیکن در اصل فتح اسی کو ہوتی ہے جس کے لئے خدا تعالیٰ کی نصرت کے سامان مہیا ہو جاویں۔ تمام انبیاء اور رسل دنیا میں بے سروسامانی کے ساتھ آئے ہیں۔ اور بڑے بڑے بھاری لشکروں پر فتح پاتے ہیں۔ کیونکہ خدا کی فوجیں ان کی تائید میں ہوتی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے۔ جب فرعون کے مقابلہ میں کھڑے ہوئے۔ فرعون کی فوج ایک پرانی جنگی اور قواعد دان فوج تھی۔ موسیٰ کی فوج وہ تھی۔ جنہوں نے ساری عمر تلوار کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔ لیکن آسمانی فوجیں تھے جو حضرت موسیٰ کی مددگار تھیں۔ ایسا ہاتھ دکھایا۔ کہ فرعون کو اس کے لشکر سمیت غرق کر دیا۔ ایسا ہی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کل ۳۱۳ مسلمان میدان بدر میں نکلے۔ تو مقابل ہزار دشمن تھے۔ کفار سب میدان جنگ کے جوان تجربہ کار اور فنون حرب سے آگاہ تھے۔ اور مسلمان اکثر ناتجربہ کار لوگ تھے۔ کفار کے پاس سب سامان جنگ موجود تھا۔ باوجود ان سب باتوں کے چونکہ خدا کا لشکر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں تھا۔ اس واسطے آپ کی جماعت کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کا لشکر اگرچہ عوام کو نظر نہیں آتا۔ مگر وہ بعض اوقات ایسا کام کرتا ہے۔ کہ دشمنان دین بھی حیران رہ جاتے ہیں۔ جنود اللہ کی امداد مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتی ہے اور اس کی مثالیں خود اس زمانہ میں موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو اکثر ظہور نشانات کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے۔ کہ میں اپنے لشکروں کے ساتھ تیری امداد کے واسطے آتا ہوں۔ چنانچہ ان لشکروں کی ایک کارروائی گذشتہ زلزلہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی شکل میں نمودار ہوئی۔ اور ابھی ایک اور زبردست کارروائی ہونے والی ہے۔

رب اِمَّا تُرِيَنِّىْ مَا يُوْعَدُوْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِىْ فِى الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ

(باقی اگلے صفحہ پر)

انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا

تحقیق ہم نے ہی تجھے بھیجا ہے۔ گواہی دینے والا۔ اور خوشخبری دینے والا۔ اس آیت شریف میں اللہ تعالےٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دیتا ہے کہ یہ رسول بے شک میری طرف سے ہے۔ اور رسول کے تین عظیم الشان کاموں کا ذکر فرماتا ہے۔ اور یہی تین کام عظیم الشان کاموں میں کامیابی اس امر کا ثبوت ہے کہ بے شک یہ شخص اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہوکر آیا ہے۔ ان میں سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ شاھد ہے تمام صداقتوں کا گذشتہ کتب اور انبیاء کی تعلیم میں بہت کچھ خلط ملط ہو چکا تہا۔ سچ اور جھوٹ کا پہچاننا انسانی کوشش کی طاقت سے باہر نکل چکا تھا۔ یہودیوں کی کتب مقدسہ توریت اور صحف انبیاء کے کئی نسخے بن چکے تھے۔ سامریوں کا نسخہ اور تھا۔ یہودیوں اور اسرائیلیوں کے آپس میں سخت نزاع تھے۔ کوئی ان میں اگر قیامت کا قائل تھا۔ تو ان کے مقابل قیامت کے منکر بھی تھے۔ اور یہ ایسی غلطی تھی۔ کہ تمام نیکیوں کی بیخکنی بات تھی۔ وہ ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ تفسیری کلام اصل کلام میں مل چکا تھا۔ پارسی آتش پرستی اور ستاروں کی عبادت میں لگ چکے تھے۔ آریہ ورت بتوں کے آگے پیشانی رگڑ رہا تہا۔ بلکہ وید کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرنے والے اس قدر فرقے تھے جن میں اختلاف رکھتے تھے۔ کہ ان میں بعد المشرقین کا فرق نمایاں تھا۔ عیسائیوں کا یہ حال تہا۔ کہ اس مذہب والوں کے تو مختلف اعتقادی فرقے ستر بہتر ہو رہے تھے۔ اور عیسائیوں کی خود کتب مقدسہ یا انجیل کے مختلف نسخوں کی تعداد ستر بہتر تک پہنچ چکی تھی۔ ان سب میں سے جھوٹ کو الگ کرنا اور صداقت کو لے لینا یہ اس شاہد کا کام تہا۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول ہوکر آیا۔

لطیفہ۔ ایک دفعہ ایک پادری اور حضرت استاذی الاعظم مولوی نور الدین صاحب ملے۔ پادری صاحب کو اسلامی کتب کے دیکھنے اور اسلام کے برخلاف کتابیں جمع کرنے کا شوق تہا۔ اسی ضرورت سے ایک کتاب عدم ضرورت قرآن آپ کے پیش کردی۔ رسالہ چھوٹا سا چند اوراق کا تہا۔ اور اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قرآن شریف کی یہ صداقت توریت میں موجود ہے۔ وہ انجیل میں موجود ہے۔ اس آیت کا مطلب وید میں پایا جاتا ہے۔ اس آیت کا خلاصہ ژند و ستا میں مل سکتا ہے۔ اس طرح مصنف نے بڑی محنت کے ساتھ قرآن شریف کی بعض آیات کو مختلف کتب مقدسہ میں سے تلاش کرنے کی کوشش کی ہوئی تھی۔ کتاب مختصر تھی۔ اور پھر مولوی صاحب دیکھنے والے۔ آپ نے تھوڑی دیر میں ختم کرلی۔ اور پادری صاحب کا شکریہ کرتے ہوئے ان کی مفید کارروائی کی داد دی۔ اور فرمایا۔ پادری صاحب آپ کی کتاب نے قرآن شریف پر میرے ایمان کو بہت ترقی دی۔ اور مجھے اور بھی یقین بڑھ گیا۔ کہ بے شک یہ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ اس قدر دنیا کی مختلف کتابوں کو جمع کرنا۔ پھر ہر ایک کتاب کی زبان جدا ہے۔ سنسکرت۔ پہلوی۔ عبرانی۔ سریانی۔ پالی وغیرہ وغیرہ سب زبانوں کو سیکھنا پھر ان کتابوں کو بغور مطالعہ کرنا۔ جن میں سے ایک وید کے مطالعہ کے واسطے کم از کم چالیس سال کا عرصہ بتلایا جاتا ہے۔ پھر ان سب میں سے صداقتوں کا نکالنا اور ایک جگہ جمع کر دینا در حقیقت عرب کے بادیہ نشین امی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام نہ تہا۔ یہ خدا ہی کا کام تہا۔ جو سب کتب اور سب زبانوں کا مالک ہے۔ پادری صاحب اس جمع کرنے کے علاوہ عظیم الشان صداقتوں کے دلائل صرف قرآن کریم دے۔ اور عقل اور قانون قدرت میں تدبر کرنے کی راہ کھولائی۔ اگر آگے جس طرح ملکی سلاطین جبر و اکراہ سے کام لیتے۔ اور مذہبی دیان دین اپنے مسائل کے سامنے کسی کو کلام کرنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ اور استاذ شاگردوں کے لئے آزادی کے مجاز نہ تھے۔ تو اسلام نے افلا تعقلون۔ افلا تبصرون۔ افلا یتدبرون القرآن کہہ کر آزادی بخشدی۔

اس قصہ سے لفظ شاھد کے معنے ناظرین کی سمجھ میں بخوبی آگئے ہونگے۔ پہلا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تہا۔ جو بذریعہ قرآن شریف اس وقت دنیا کے سامنے موجود ہے۔ دوسرا کام آپ کا یہ تہا۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشیر تھے۔ کیا معنے۔ ان لوگوں کو خوشخبری دینے والے جو احکام الٰہی کو مانتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرتے تھے۔ ان کیواسطے آپ بشارت دے کر آئے تھے۔ کہ وہ اس دنیا میں بادشاہ ہونگے۔ اور دوسرے عالم میں اہل جنت ہونگے۔ یہ عظیم الشان بشارت اپنے پہلے حصہ میں دنیا کے دیکھتے دیکھتے پوری ہوگئی۔ اور اس کا پورا ہونا خود دوسرے حصہ کے پورا ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد تھے اور مبشر تھے۔ اور ان ہر دو کاموں میں کامیاب ہونا آپ کے رسول صادق ہونے پر گواہ ہے۔

تیسرا کام آپ کا یہ تہا۔ کہ آپ نذیر تھے۔ یعنی خدا تعالےٰ کے احکام کو نہ ماننے والوں کو ایک عذاب کی خبر دینے والے تھے جیسا کہ عرب کے غریب بے کس بے سر و سامان ابتدائی مسلمانوں کے حق میں یہ پیشگوئی کرنا ایک خارق عادت اور معجزہ تہا۔ کہ وہ قوموں کے بادشاہ ہونگے۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے پاس آئیں گے۔ اور بادشاہوں کی لڑکیاں ان کے گھروں میں داخل ہونگی۔ ایسا ہی اس زمانہ کے باسامان اور باعزت لوگوں کے حق میں یہ پیشگوئی بھی ایک معجزہ تہا۔ کہ وہ اسلام کی مخالفت کے سبب ہلاک ہو جاوینگے۔ اور ان کا اور ان کے بتوں کا اور ان کے حامیوں کا نام و نشان مٹ جائیگا۔ مگر یہ پیشگوئی بھی اسی طرح پوری ہوئی۔ اور کفار عرب آپ کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہوگئے اور آپ کامیاب ہوئے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور آپ کی رسالت پہلا کام یہی تہا۔ کہ آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل۔ حالانکہ دنیا نہ جانتی تھی۔ کہ حق اور باطل میں کس طرح تمیز کرے۔ پھر حق کو ماننے والوں کے لئے آپ بشیر ہوئے۔ اور باطل پر چلنے والوں کے لئے آپ نذیر ہوئے۔ اور اس بشارت اور انذار نے جلد اپنا عملی رنگ دنیا کو دکھایا۔ جس سے آپکی صداقت رسالت روز روشن کی طرح چمکنے لگی۔

رسید زر

فروری ۱۹۰۶ء نمبر ۲۶۹ – میاں الٰہی بخش صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۲۹۶ – منشی فیروز علی صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۲۹۸ – منشی رحیم بخش صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۲۴۸ – مستری خدا بخش صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۲۴۲ – چودہری جلال الدین صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۵۹۷ – میاں خدا بخش صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۵۵۸ – غلام شاہ صاحب — عا/ ۸
" " " – نور دین صاحب — عا/ ۸
" " " ۲۶۰ – غلام حسین صاحب — صر/
" " " ۲۷۹ – میاں عبد الرحمن امام الدین صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۵۸۸ – حافظ محمد دین صاحب — عا/ ۸
" " " ۱۰۱۱ – عبد المجید صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۲۲۲ – فضل دین صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۱۰۱۷ – عبد القادر صاحب — عا/ ۱۲
" " " ۴۷۹ – محمد داؤد صاحب لدھی الدین صاحب — عا/ ۱۲

قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور

منظور کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

قواعد عام متعلق مجلس معتمدین

(۱۳) اس مجلس کا اجلاس لازماً سال میں ایک دفعہ ایام تعطیلات ماہ دسمبر میں ہوگا۔ جس میں اراکین مجلس معتمدین کو حتی الوسع اصالتاً حاضر ہونا ہوگا۔ اس کے علاوہ حسب ضرورت سکرٹری مجلس جب چاہے اس مجلس کا انعقاد کر سکتا ہے لیکن انعقاد کی اطلاع اور اسی طرح ہر ایسے امر کی اطلاع جو آئندہ اجلاس میں پیش ہونا ہوگا۔ سکرٹری مجلس ہذا ہر ایک ممبر کو تاریخ اجلاس سے دو ہفتہ پہلے دیگا۔ اور ممبران مجلس کا حق ہوگا۔ کہ وہ اپنی رائے تحریر کر کے سکرٹری کے پاس انعقاد جلسہ سے ایک ہفتہ پہلے بھیجدیں۔ اور اگر وہ خود نہ آسکیں۔ تو یہ تحریری رائے بمنزلہ ان کی ایک رائے کے سمجھی جاوے گی۔

نوٹ۔ سکرٹری مجلس معتمدین باتفاق رائے پریذیڈنٹ و باجازت حضرت مسیح موعود اشد ضرورت کیوقت انعقاد جلسہ بلا اطلاع ممبران بیرون جات کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ قورم پورا ہو۔ اور ایسے جلسہ کے فیصلے اگر حضرت اقدس منظور فرماویں۔ تو قطعی ہوں گے۔

(۱۴) بصورت اختلاف رائے۔ پریذیڈنٹ مجلس کی رائے بمنزلہ دو راؤں کے ہوگی۔

(۱۵) مجلس معتمدین کا اختیار ہوگا۔ کہ اپنی طرف سے کوئی کارکن مجلس ضروری امور کے فیصلہ کے لیے اراکین مجلس میں سے بناوے ان کی تعداد پانچ سے کم نہ ہوگی اور یہی تعداد مجلس معتمدین کی بطور قورم کے کام دیگی۔ ہاں اس کارکن مجلس کے فیصلے بلا منظوری مجلس معتمدین قطعی نہ ہوں گے۔

نوٹ۔ اس کارکن مجلس کے ممبر مجلس معتمدین سال بسال تجویز کرے گی۔

(۱۶) مجلس معتمدین ہر سال اس قدر رقم تجویز کرے گی۔ جس سے زیادہ کوئی فنانشل سکرٹری یا امین اپنے پاس نہ رکھ سکے گا۔

دیگر قواعد متعلق صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا کل روپیہ بنک (بنگال) میں جمع کیا جاوے گا۔ جو سکرٹری مجلس معتمدین کے نام جمع کرائیگا۔ اور کوئی روپیہ بنک ہذا سے نکالا نہ جائیگا۔ جب تک چک پر صاحب پریذیڈنٹ اور سکرٹری کے علاوہ اور ممبروں کے دستخط نہ ہوں گے۔ ان دو ممبروں کو مجلس معتمدین سال بسال آئندہ کے لئے نامزد کرے گی۔

(۱۸) ہر ایک ماتحت مجلس کے فنانشل سکرٹری یا امین کا فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر ایک رقم جو رقم مقرر کردہ زیر قاعدہ ۱۶ سے زائد ہو۔ وہ جنرل سکرٹری کے پاس جمع کرادے۔

(۱۹) جنرل سکرٹری ہر ماہ کے اخیر میں وہ روپیہ بنک بنگال میں جمع کرادیگا۔ جو اس کے پاس فنانشل سکرٹری یا امین زیر قاعدہ ۱۸ بھیجدیں گے۔ البتہ اس کے پاس اس قدر رقم بطور سالانہ خرچ مستقل طور پر رہے گی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کرے گی۔

(۲۰) جس قدر روپیہ مجلس معتمدین بطور بجٹ سالانہ کسی مد کو منظور کردیگی۔ اس سے زیادہ کوئی روپیہ سکرٹری یا پریذیڈنٹ بنک سے نکال لینے کا مجاز نہ ہوگا۔ بصورت سخت ضرورت جنرل سکرٹری کارکن مجلس معتمدین سے اجازت تابع منظوری مجلس معتمدین حاصل کر سکتا ہے۔

(۲۱) انجمن کی جائداد انجمن یا کسی مجلس ماتحت کے ممبر کے ذاتی اغراض کے لئے استعمال ہونا سخت ممنوع ہوگی۔

مجلس کارپردازان مصالح قبرستان

(۲۲) اس مجلس کے پریذیڈنٹ سکرٹری منشی قانونی وہی اصحاب ہوں گے جو مجلس معتمدین کے پریذیڈنٹ جنرل سکرٹری اور منشی قانونی ہوں گے البتہ اور عہدیدار وہ ہوں گے۔ جن کو مجلس معتمدین ہر سال آئندہ سال کے لئے تجویز کرے گی۔ لیکن فنانشل سکرٹری مجلس معتمدین کے اراکین میں سے ایک رکن ہوگا۔

(۲۳) مجلس معتمدین کے کل اراکین اس مجلس کے ممبر استحقاقاً ہوں گے البتہ ان کے علاوہ دس کی تعداد تک اور ممبر مجلس معتمدین مقرر کر سکتی ہے۔ جو حتی الوسع مقیم قادیان ہوں گے۔ یہ تقرر سالانہ ہوگا

(۲۴) یہ مجلس معاملات قبرستان میں ان تمام ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو رسالہ الوصیت ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء و ضمیمہ متعلقہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے شائع ہوئی ہیں۔ ایسا ہی مجلس ان تمام قواعد و ضوابط اور ہدایات کی پابند ہوگی۔ جو حضرت اقدس کی طرف سے یا مجلس معتمدین کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری ہوں گی۔

(۲۵) مجلس معتمدین کو مقبرہ بہشتی کے متعلق نئے قواعد بنانے یا گذشتہ قواعد کی ترمیم کرنے کا ہر وقت اختیار ہوگا۔

مجلس انتظام اشاعت اسلام

(۲۶) اس مجلس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ایسی تجاویز سوچنا اور عمل میں لانا جن سے اسلام کی حمایت اور اشاعت میں ایک سلسلہ تصانیف کا انگریزی اردو اور دیگر زبانوں میں طیار ہو اور انہیں غیر اسلامی بلاد اور غیر اسلامی اقوام میں قیمتاً یا مفت حسب مصلحت شائع کیا جاوے۔ ایسی تصانیف میعادی رسالوں کی صورت میں زیادہ تر قابل ترجیح سمجھے جاویں گے۔

(ب) تبلیغ اسلام کے لئے مختلف بلاد میں مبلغین کا بھیجنا (ایسے مبلغین لازماً سلسلہ احمدیہ کے ممبر ہوں گے۔)

(۲۷) یہ مجلس ان قواعد و ضوابط کے ماتحت ہوگی۔ جو مجلس معتمدین تجویز کریگی۔ ایسا ہی ہر ایک معاملہ میں مجلس ہذا مجلس معتمدین کے ماتحت ہوگی۔

مجلس انتظام تعلیم

(۲۸) یہ مجلس مجلس معتمدین کے ماتحت ایسی تجاویز سوچے گی جس سے علاوہ تعلیم مروجہ زمانہ کی ضروریات کے مطابق مبلغین اسلام پیدا ہو سکیں۔

مجلس انتظام متفرقہ

(۲۹) اس مجلس کے متعلق ان امور کا انتظام ہوگا۔ جو مجلس معتمدین ان کے سپرد کریگی۔

(۳۰) ہر ایک معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ اور اس کے ماتحت مجالس اور اس کی کل شاخوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم قطعی اور ناطق ہوگا

نوٹ۔ اگر حسب ضرورت مجلس معتمدین کسی مجلس ماتحت کے اس کے فرائض کسی ایک یا دو یا زیادہ ناظموں کے سپرد کردے تو ایسے ناظم بھی اسی مجلس کے ماتحت ہوں گے۔

اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام احباب ذیل کو مجلس معتمدین کے اراکین اور عہدیدار مقرر فرماتے ہیں۔

مجلس معتمدین

(۱) حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب (بھیروی) پریذیڈنٹ
(۲) مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی سکرٹری
(۳) خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب (قانونی مشیر)

اراکین

(۴) صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
(۵) مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی
(۶) خان صاحب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ
(۷) سیٹھ عبد الرحمان صاحب۔ مدراس۔
(۸) مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور
(۹) میر حامد شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ عدالت ضلع سیالکوٹ
(۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویر ہوس لاہور
(۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن
(۱۲) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن
(۱۳) ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ اسسٹنٹ سرجن
(۱۴) ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن

الشاہد۔ محمد علی سکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان
۲۱ جنوری ۱۹۰۶ء

تار کی خبرین

۵ افروری سے ۱۲ فروری تک

قہری نشان ۔ ۱۶ فروری کے تار خبر سے معلوم ہوا ۔ کہ امریکہ کے ممالک کولمبیا اور ایکوے ڈور مین سخت زلزلہ برابر ایک ہفتہ تک آتا رہا۔ بہت سے شہر تباہ ہو گئے اور سینکڑون جانین تلف ہو گئین ۔ اللہ تعالیٰ کے قہری عذاب برابر ہر طرح نازل ہو رہے ہین ۔ اس کے بعد بذریعہ تار خبر معلوم ہوا ۔ کہ مقام مارسلی نیاک مین ہی نہایت سخت زلزلہ آیا ہے یہ زلازل کا سلسلہ ایسا شروع ہوا ہے ۔ کہ عیسائیون کی انجیل کو پیشگوئی کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

سیستان واقع ایران مین طاعون پھیلی ہوئی ہے

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بمقام جمیکا اور سنٹ ونسنٹ سخت زلزلہ آیا

بمقام پانی پت طاعون پہوٹ نکلا ۔ ۱۳ فروری تک ۱۹ آدمی مر چکے ہین۔

خوفناک چوری ۔ رنگون مین ایک صاحب بہادر کے تین لاکھ کے جواہرات کی چوری ہوئی۔

ممالک اسلامی ۔ امیر کابل کے افسران زیر عتاب ہین ۔ بعض کے قتل کی بھی افواہ ہے ۔ مصر اور عرب کی سرحد پر کچھ تنازعہ مابین مصری اور ترکی حکام ہو گیا ہے ۔ انگریزون نے جہاز اور فوجی افسر روانہ کر دیا ہے ۔ اور سلطان روم کو قسطنطنیہ مین اطلاع کی ہے ۔ سلطان نے فرمایا ۔ مجھے خبر نہین کہ ترکی افسر نے کیون ایسا کیا ۔ معاملہ رفع دفع ہونے کی امید ہو

باران رحمت ۔ رہتک کے کل اضلاع مین کم و بیش بارش ہو رہی ہے۔

عیسائیت کو زوال ۔ فرانس نے جو مذہب کو امور سلطنت سے جدا کر دیا ہے ۔ اس پر پوپ نے بڑی خفگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک سرکلر جاری کیا ہے ۔ مگر کوئی فوجی کارروائی کرنی مناسب نہین سمجھی ۔ اور سمجھتے کیون کہ جب کہ اس زمانہ مین کوئی ایسی بے وقوف سلطنت موجود نہین ہے کہ مذہب عیسوی کی خاطر تلوار اٹھائے۔

برٹش پارلیمنٹ کے جھگڑے ۔ بلفور صاحب یونینسٹ پارٹی کے افسر ہو گئے ۔ لے بر پارٹی یعنی گروہ مزدوران بہت زور پکڑ رہا ہے۔

نئی پارلیمنٹ کا افتتاح ۱۹ فروری کو ہوا۔

حج روس ۔ روس مین بے امنی کا سلسلہ ہنوز چلا جاتا ہے ۔ اب پولینڈ مین کشت و خون ہو رہا ہے ۔ سینکڑون جانین تلف ہو رہی ہین ۔ بازار بند ہین ۔ مزدوری پیشہ لوگ بیکار پھرتے ہین ۔ سرکاری لوگون کو مارتے ہین ۔ امرا کو لوٹتے ہین۔

یورپ کی خانہ جنگی ۔ مراکو کانفرنس کا معاملہ کچھ پیچیدہ ہی نظر آتا ہے ۔ کبھی امید صلح ہو جاتی ہے ۔ پھر کوئی پھیکی پڑ جاتی ہے ۔ جرمن والے بہر حال مراکش مین اپنی ٹانگ اڑانا چاہتے ہین ۔ فرانس والے اس کو برا مناتے ہین ۔ دیکھئے نتیجہ کیا ہوتا ہے ۔ یورپ والون نے اسلامی سلطنتون کو تو کیا لینا چاہا ہے ۔ مگر یہ نوالے آسانی کے ساتھ حلق سے نہ اترین گے۔

مشنریون کے کھیپے ہوئے کانٹے ۔ یہ عیسائی مشنری ہی اس زمانہ کے جنگون کا پیش خیمہ ہین چین مین بمقام نان کنگ دیسیون نے ان پر پھر حملہ کیا ۔ مگر جانین بچ نکلین۔

باغی نٹال ۔ نٹال مین باغیون کو سخت سزائین دی جا رہی ہین ۔ ان کے گاؤن جلائے جاتے ہین ۔ اور فصلین تباہ کی ہین۔

غریب خریدار کیلئے عمدہ موقع

منشی قاسم علی صاحب مدرس مدرسہ چک نمبر ۱۲۱ ببلول پور نے ۴؍ سالانہ قیمت پر کسی غریب بھائی کے لئے اخبار بدر جاری کرانے کی درخواست کی ہو ان کی درخواست کو منظور کیا گیا ہے ۔ لہذا کوئی غریب احمدی بھائی جو اس رعایت کا مستحق ہو ۔ کارخانہ بدر مین درخواست کرے ۔ قیمت پیشگی آنی چاہئے

محمد نصیب احمدی محرر بدر قادیان

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے ملسکتی ہین

نور الدین رد ترک اسلام [illegible]

الوار الله [illegible]

عدم نجات مذہب پولیسی [illegible]

مباحثہ ۔ مابین شیخ الادین واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور و پادری احمد مسیح صاحب واعظ ۔ پی ۔ جی ۔ مشن کیمبرج دہلی [illegible]

فہرست بیعت کنندگان

افسوس ہے کہ اخبار بدر کے مالی مشکلات کے ساتھ جہان اور بے قاعدگیان عمل مین آئین وہان فہرست بیعت کنندگان کا ضروری کالم بھی درج ہونے سے رفتہ رفتہ رہ گیا ۔ اگرچہ بیعت کنندگان کا سلسلہ ایسا وسیع ہے کہ پورے طور سے اس پر حاوی ہونا مشکل ہے ۔ پھر ایک اخبار نویس کے واسطے جس کو بہت سے کام تنہا خود کرنے پڑتے ہین اور بھی مشکل ہے ۔ کیونکہ بعض لوگ خطوط کے ذریعہ سے بیعت کرتے ہین بعض صرف زبانی پیغام کے ذریعہ سے کرتے ہین ۔ عورتین زنانہ مکان مین بیعت کرتی ہین ۔ یا صرف اپنے مردون کے معرفت کوئی سفر مین کرتے ہین ۔ بعضون نے چلتی ریل مین بیعت کی ۔ پھر قادیان مین بھی اس کے واسطے کوئی خاص وقت مقرر نہین جو آیا اور جیسا موقع ہوا کبھی صبح اور کبھی شام کبھی دوپہر کبھی رات ۔ جس وقت ہو سکا ۔ اس نے بیعت کر لی اس قسم کے سلسلہ کو پورے اہتمام کے ساتھ تحریر کرنا واسطے مشکل ہے ۔ تاہم اس خیال سے کہ اس سلسلہ تحریر سے باہمی واقفیت کا ایک ذریعہ پیدا ہو سکتا ہے ۔ اور سلسلہ حقہ کی ترقی کا کچھ نہ کچھ اظہار ہوتا رہتا ہے ۔ سارا نہین تو تھوڑا ہی سہی کے مقولہ پر عمل کر کے انشاء اللہ کوشش کی جائے گی کہ کچھ نہ کچھ اس سلسلہ مین درج ہوتا رہے ۔ سردست چند تازہ نام درج اخبار کرتا ہون۔

مرزا مبارک بیگ صاحب ساکن کلانور

مرزا امیر محمد صاحب ساکن پٹی

سید الطاف حسین صاحب ولد ڈاکٹر محمد حسین صاحب لاہور

بابو فخر الاسلام صاحب حال ساکن کوہاٹ

نعمت خان ساکن ضلع گورداسپور

عبد اللہ ولد خزانہ ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیار پور

نظام الدین صاحب ولد حسن ساکن اچھان ماکھشان ضلع گوجرانوالہ

جوایا ولد حاکم ساکن " " "

کرم ولد سجاول " " " "

شاہ محمد ولد نبی بخش صاحب " " " "

بختاور و سوداگر " " " "

سردار ولد حسن " " " "

اسماعیل ولد عبد اللہ ساکن لوہٹر ڈاکخانہ ننال تحصیل پسرور